

# میاں بیوی کے حقوق



نکاح اور طلاق

## میاں بیوی کے حقوق

پہلا حق غلطیوں اور لغزشوں پر چشم پوشی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ « مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنْ أَغْوَجَ شَيْءٌ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَرَكَتُهُ لَمْ يَزَلْ أَغْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ».

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے یا چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو، اس لئے کہ وہ پہلی سے پیدا کی گئی ہے اور پہلی میں اونچی پہلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ پھر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا تو توڑ دے گا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، عورتوں کی خیر خواہی کرو۔

صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ وموافق للمطبوع۔ (4 / 178)

دوسرا حق: دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے شریک ہونا

اس کے لئے ایک دوسرے سے محبت پیدا کرنے والے اسباب کو اپنانا ہوگا کیونکہ محبت آسمان سے نہیں اترتی اور نہ ہی زمین سے الہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ سے غزوہ بدر کے قیدیوں کے تعلق سے فدیہ قبول کرنے کی وجہ سے اللہ کا عتاب نازل ہونے پر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو روتے دیکھ کر کہا تھا۔

فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ جُنْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَىِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءَ بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءَ تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- « أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَى أَصْحَابِكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عَرِضَ عَلَى عَذَابُهُمْ أَذْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ ». شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-. وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُنْخَنَ فِي الْأَرْضِ) إِلَى قَوْلِهِ (فَكُلُّوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا) فَأَحَلَّ اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ.

ء اور جب دوسرا دن ہوا اور میں رسول رسول کے پاس آیا (تو دیکھا کہ) آپ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا کہ یا رسول رسول مجھے بھی بتائیے کہ آپ اور آپ کے ساتھی کیوں رو رہے ہیں؟ اگر مجھے بھی رونا آئے گا تو روؤں گا ورنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت بناؤں گا۔ رسول رسول نے فرمایا کہ میں اس وجہ سے روتا ہوں کہ جو تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے

ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک ( رسول رسول کے پاس ایک درخت تھا، اس کی طرف اشارہ کیا) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ ”نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زمین میں کافروں کا زور نہ توڑ دے“ ( الانفال ( 67..69 : ۶۶ ) صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر

اللہ کی اطاعت کے لئے باہمی نصیحت اور تاکید  
اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

قلب شاكر و لسان ذاكر و زوجة صالحة تعينك على أمر دنياك و دينك خير ما اكثر  
الناس .

شکر کرنے والادل، اللہ جلّ کو یاد کرنے والی زبان اور نیک بیوی جو دنیا اور دین کے امور میں تمہاری مدد کرے یہ چیزیں جسے لوگ جمع کرتے ہیں ان میں سب سے بہتر ہے۔  
(ہب) عن ابی امامہ: تحقیق الآلبانی (صحیح) انظر حدیث رقم: 4409 فی صحیح الجامع.  
اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إذا استيقظ الرجل من الليل و أيقظ أهله و صليا ركعتين كتبنا من الذاكرين الله كثيرا و  
الذاكرات .

جب کوئی مرد رات میں اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے پھر دونوں ایک ساتھ دو رکعت ادا کرتے ہیں، تو بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والی عورتوں میں ان دونوں کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔  
(دن - جبك) عن ابی ہریرۃ والی سعید معا: تحقیق الآلبانی (صحیح) انظر حدیث رقم: 333 فی صحیح الجامع.

چوتھا حق: رازوں کی حفاظت کرنا

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ

تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیچھے پیچھے خدا کی حفاظت میں (مال و آبرو کی) خبرداری کرتی ہیں۔  
نساء: ۳۴

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- «إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا»

قیامت کے روز اللہ کے یہاں سب سے بدتر مرتبہ والا وہ شخص ہوگا جو اپنی عورت سے ملاپ کرے اور عورت اس سے ملاپ کرے پھر وہ بیوی کے راز کو پھیلائے۔  
صحیح مسلم۔ منقول و موافق للطبوع - (4 / 157)

عن أسماء بنت يزيد أنها : كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم والرجال والنساء  
قعود عنده فقال لعل رجلا يقول ما يفعل بأهله ولعل امرأة تخبر بما فعلت مع زوجها فارم

القوم فقلت أي والله يا رسول الله انهن ليقلن وانهم ليفعلون قال فلا تفعلوا فإنما ذلك مثل الشيطان لقي شيطانه في طريق فغشيها والناس ينظرون

اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار وہ رسول اللہ کی مجلس میں تھیں اور وہاں بہت سی عورتیں اور مرد بیٹھے تھے کہ آپ نے فرمایا: شاید تم میں سے کچھ مرد اپنی بیوی کے ساتھ جو کچھ کرتے ہیں دوسروں سے بیان کر دیتے ہیں، اور شاید کچھ عورتیں بھی اپنے شوہروں کے ساتھ جو کچھ کرتی ہیں بیان کر دیں؟ لوگ خاموش رہے، اسماء رضی اللہ عنہا بول اٹھی۔ ہاں اللہ کے رسول اللہ کی قسم یقیناً عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں اور مرد بھی ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو اس عمل کی مثال ایسے ہی ہے کہ کوئی شیطان سر راہ کسی شیطانہ سے ملاپ کرے، اس سے جماع کرے اور لوگ اسے دیکھتے رہے۔  
احمد، آداب الزفاف، جماع کا راز فاش کرنے کی حرمت کا ذکر: ۲۳:

### جنسی حقوق کی ادائیگی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ ».

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جب آدمی اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اور وہ اس سے ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔  
- " إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلْتَجِبْ وَ إِنْ كَانَتْ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ "

جب شوہر اپنی بیوی کو بلائے تو اسے آنا چاہیئے خواہ وہ تنور پر ہو۔ السلسلة الصحيحة المجلدات ۱-۹ - (3/ 277) 1203

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - يَقُولُ بَلَغَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أُرْسَلَ إِلَى وَإِمَّا لَقِيْتُهُ فَقَالَ « أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلُ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلَا هَلْكَ حَظًّا. فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ »

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کو خبر پہنچی کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں اور رات میں قیام کرتا ہوں تو یا تو اللہ کے رسول نے مجھے بلوایا میں ان سے ملا۔ اللہ کے رسول نے کہا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور تم رات میں نماز پڑھتے ہو لہذا ایسا نہ کرو کیونکہ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے، تمہارے نفس کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے لہذا روزہ رکھو افطار بھی کرو اور نماز پڑھو اور سویا بھی کرو اور ہر دس دن میں ایک دن روزہ رکھو اور تمہیں نوکا بھی اجر ملے گا۔

صحیح مسلم - مشکوٰۃ المصابیح - (3/ 164)

چھٹا حق: ایک دوسرے کے لئے بناؤ سنگھار کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ « أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعْثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ »

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے، جب ہم مدینہ لوٹے تو ہم [اپنے گھروں میں] داخل ہونے کے لئے تیار ہو گئے تو اللہ کے رسول نے کہا: ٹھہرو، ہم رات کے وقت جائیں گے تاکہ پراگندہ بال والی کنگھی کر لے اور مغیبہ لوہے کا استعمال کر لے [یعنی جس عورت کا شوہر غائب تھا وہ زیر ناف وغیرہ صاف کر لے]۔

صحیح مسلم۔ منقول و موافق للطبوع۔ (55/6)

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- فِي ثَوْبٍ دُونَ فَقَالَ « أَلَيْكَ مَالٌ ». قَالَ نَعَمْ. قَالَ « مِنْ أَيْ الْمَالِ ». قَالَ قَدْ أَتَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ. قَالَ « فَإِذَا أَتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ أَثَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ ».

(3 ک) عن والدي أبي الأحوص. قال الشيخ الألباني: (صحیح) انظر حديث رقم: 254 في صحيح الجامع

ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول کے پاس ایک گھٹیا کپڑا پہنے ہوئے آیا، اللہ کے رسول نے کہا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول نے پوچھا: کیا مال؟ انہوں نے کہا: اللہ نے مجھے اونٹ، بکری، گھوڑے اور غلام۔ اللہ کے رسول نے کہا: جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو چاہیے کہ تم پر اللہ کی نعمت کا اثر اور اس کی تکریم کا اثر دکھنا چاہیے۔

اللہ کے رسول نے فرمایا

من كان له شعر فليكرمه

(د) عن أبي هريرة. قال الشيخ الألباني: (صحیح) انظر حديث رقم: 6493 في صحيح الجامع

جس کے پاس بال ہو تو وہ اس کی تعظیم کرے۔

بیوی کے حقوق

۱۔ مہر کی ادائیگی

وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً

[نساء: ۴]

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَأَحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً

اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو بشرطیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کر دو۔ [نساء: ۲۴]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول رسول کے پاس آئی اور عرض کیا کہ یا رسول رسول! میں اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ کو ہبہ کر دوں، (اس میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ ”اگر کوئی مومنہ عورت اپنی جان نبی کو بخش دے اگر نبی اس سے نکاح کا ارادہ کریں اور یہ حکم خاص آپ کو ہے نہ کہ اور مومنوں کو“ اور اس سے خاص آپ کے لئے ہی ہبہ کا جواز ثابت ہوا۔ (احزاب: 50) پھر رسول رسول نے اس کی طرف خوب نیچے سے اوپر تک نگاہ کی اور پھر سر مبارک جھکا لیا پس جب اس عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ اور ایک صحابی اٹھے اور عرض کیا کہ یا رسول رسول! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول رسول! اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس جا کر دیکھو شاید کچھ مل جائے، پھر وہ گئے اور لوٹ آئے اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ جادیکھ اگرچہ لوہے کا چھلہ ہو، وہ پھر گئے اور لوٹ آئے اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم یا رسول رسول! ایک لوہے کا چھلہ بھی نہیں ہے، مگر یہ میری تہبند ہے اس میں سے آدھی اس عورت کو دے دوں گا۔ راوی سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس غریب کے پاس اوپر والی چادر بھی نہ تھی تو رسول رسول نے فرمایا کہ تمہاری تہبند سے تمہارا کیا کام نکلے گا؟ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس میں سے اس پر کچھ نہ ہو گا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہو گا۔ پھر وہ شخص (مایوس ہو کر) بیٹھ گیا، یہاں تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا۔ اور رسول رسول نے جب اسے پیٹھ موڑ کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اسے بلانے کا حکم دیا جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں اور اس نے سورتوں کو گن کر بتا۔ آپ نے پوچھا کہ تو ان کو (منہ) زبانی پڑھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ جا میں نے اسے تیرا مملوک کر دیا (یعنی نکاح کر دیا) اس قرآن کے عوض میں جو تجھے یاد ہے (یعنی یہ سورتیں اسے یاد کرا دینا، یہی تیرا مہر ہے) [صحیح مسلم]

ثابت نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ آپ نے ان کو (یعنی ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو) حق مہر کتنا دیا تھا؟ تو انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان کا مہر ان کی اپنی ذات تھی کہ آپ نے اس کو آزاد کیا اور نکاح کر لیا (یہی آزادی ان کا حق مہر تھا) [صحیح مسلم]

## دوسرا حق نان و نفقہ

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ

مرد عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں اس لئے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

[نساء: ۳۴]

فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانٍ مِنَ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكَرَّهُوْنَهُ. فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اس لئے کہ تم نے ان کو اللہ کی امان سے لیا ہے اور اللہ کے کلمہ کے ذریعہ ہی سے ان کی شر مگاہوں کو حلال کیا ہے اور ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو انہیں ایسی مار مارو جو تکلیف دہ نہ ہو اور تمہارے اوپر ان کا یہ ذمہ ہے کہ انہیں کھانا اور انہیں پہنانا بھلائی کے ساتھ۔ [مسلم: نبی کے حج کا بیان]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « دِينَارٌ أَنْفَقْتُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتُهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتُهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتُهُ عَلَى أَهْلِكَ

ایک دینار جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار جسے تم گردن کو آزاد کرنے کے لئے ادا کرتے ہو اور ایک دینار جسے تم کسی مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور وہ دینار جسے تم اپنی گھر والوں پر خرچ کرتے ہو لہذا ان میں سب سے بڑا اجر میں وہ ہے جسے تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو۔ [مسلم: گھر والوں پر خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان]

- معاوية القشيري قال:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي نِسَائِنَا؟ قَالَ: "أُطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُونَ، وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ، وَلَا تُقَبِّحُوهُنَّ."

معاویہ القشیری کہتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول کے پاس آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ہماری عورتوں کے متعلق کیا کہتے ہو؟ اللہ کے رسول نے کہا: انہیں وہی کھانا جو تم کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔ اور تم انہیں نہ مارو اور انہیں گالی نہ دو۔

(قلت: حدیث صحیح) . صحیح ابی داود - (6 / 361) 1861

تیسرا حق: رہائش

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ

[طلاق: ۶]

(مطلقہ) عورتوں کو (ایام عدت میں) اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں خود رہتے ہو۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

[نساء: ۱۹]

اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو

## چوتھا حق تعلیم و تربیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ [تحریم: ۶]

وَكَانَ يُأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا

اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (ورگزیہ) تھے۔ [مریم: ۵۵]

## پانچواں حق: عورت کی غیرت و تحفظ کی حفاظت

واضح رہے کہ غیرت عورت سے بدگمانی کا نام نہیں اور نہ ہی عورت کے خلاف مواقع تلاش کرنے کا نام ہے۔ چونکہ بیوی مرد کا سب سے بڑا خزانہ ہے اس کی حفاظت بہت بڑا فریضہ ہے لہذا مرد کو اپنی بیوی کے لئے نہایت غیرت مند ہونا چاہیئے اور اسے لوگوں کی نظروں اور زبانوں سے بچانا چاہیئے۔

### غیرت کے حدود

مرد کی اجازت کے بغیر گھر میں کسی کو داخل نہ ہونے دے۔ چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہو یا اجنبی مرد یا عورت۔ کیونکہ ممکن ہے کسی قرابت دار کے تعلق سے مرد کی رائے یہ ہو کہ وہ خاندان کو بگاڑ سکتے ہیں۔ اللہ کے رسول فرماتے ہیں:

"من خب خادما علی أهلها ، فلیس منا ، و من أفسد امرأة علی زوجها فلیس منا "

جو کسی خادم کو مالک کے خلاف بگاڑ دے وہ ہم میں سے نہیں، جو کسی عورت کو شوہر کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔ احمد، السلسلة الصحیحة: 324

اسی طرح عورت اپنے گھر سے نکل کر مردوں کی مجلس اور انجمنوں میں نہ جائے اور نہ ہی ان پر دو گراموں میں حصہ لے جن میں مرد وزن کا اختلاط ہوتا ہو۔

## چھٹا حق: عورت کی غلطیاں نہ تلاش کرتا پھرے

عَنْ جَابِرٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلُهُ لَيْلًا .

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول { نے [زیادہ دن سفر میں رہنے کے بعد] رات کے وقت اپنے گھر والوں پر داخل ہونے سے منع کیا۔ باب ليطرق أهلها مالك المدينه: : بخاری: 1801

## ساتواں حق: بھلے انداز میں زندگی بسر کرے

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا



اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہو سہوا گروہ تم کو ناپسند ہوں تو عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں بہت سی بھلائی پیدا کر دے  
(نساء: ۱۹)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-  
« لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ »  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول { نے فرمایا: کوئی مومن کسی مومنہ کو ناپسند نہ کرے اگر وہ اس کی ایک عادت سے ناخوش ہو گا تو دوسری عادت سے راضی ہو گا۔  
[مسلم، عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کا بیان: ۳۷۲۱]

خیر کم خیر کم لأہله و أنا خیر کم لأہلی .  
تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سب میں بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے سب میں بہتر ہوں۔  
(ت) عن عائشة (ہـ) عن ابن عباس (طب) عن معاوية. تحقیق الألبانی (صحیح) انظر حدیث رقم: ۳۳۱۴ فی صحیح الجامع.  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول { نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ بیوی کو اور نہ ہی خادم کو مگر یہ کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے۔  
[مسلم، ۶۱۹۵]

## شوہر کے حقوق شوہر کی فرمانبرداری

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ  
تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے خدا کی حفاظت میں (مال و آبرو کی) خبرداری کرتی ہیں۔ [نساء: ۳۴]  
خیر النساء الی تسره إذا نظر و تطیعه إذا أمر و لا تخالفه فی نفسها و لا مالها بما یکره .

بہترین عورتیں وہ ہیں کہ جب اس کا شوہر اسے دیکھے تو اسے خوش کر دے اور جب حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اپنے نفس اور مال میں شوہر کا ناپسندیدہ کام کر کے اس کی مخالفت نہ کرے۔  
(حمہن ک) عن ابی ہریرۃ: تحقیق الالبانی (صحیح) انظر حدیث رقم: 3298 فی صحیح الجامع.

وعن حصین بن محسن رضی اللہ عنہ أن عمة له أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لها  
أذات زوج أنت قالت نعم

قال فأين أنت منه قالت ما آله إلا ما عجزت عنه

قال فكيف أنت له فإنه جنتك ونارك

حصین بن محسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی پھوپھی اللہ کے نبی { کے پاس آئیں اور کہا کیا تم شوہر والی ہو۔ اس نے کہا: ہاں، تمہارا سلوک اس کے ساتھ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: میں اس کی ہر طرح سے خدمت کرتی ہوں سوائے اس کام کے جو میں نہیں کر سکتی۔ اللہ کے رسول نے پوچھا: اچھا یہ بتاؤ تم اس کی نظر میں کیسی ہو، کیوں کہ وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے۔  
(رواہ احمد والسنائی باسنادین جیدین والحاکم وقال صحیح الاسناد: صحیح الترغیب والترہیب: 1933 - (صحیح) ]

### شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔  
[بخاری: باب صوم المرأة باذن زوجها طوعا: 5192]

عن أبي سعيد قال جاءت امرأة إلى النبي صلى الله عليه وسلم ونحن عنده فقالت يا رسول  
الله إن زوجي صفوان بن المعطل يضربني إذا صليت ويفطرنني إذا صمت---- فقال يا رسول  
الله أما قولها يضربني إذا صليت فإنها تقرأ بسورتين وقد نهيتها قال فقال لو كانت سورة  
واحدة لكفت الناس وأما قولها يفطرنني فإنها تنطلق فتصوم وأنا رجل شاب فلا أصبر----

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ لا تصوم امرأة إلا بإذن زوجها

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اللہ کے رسول کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرے شوہر صفوان بن معطل جب میں نماز پڑھتی ہوں تو مجھے مارتے ہیں اور جب میں روزہ رکھتی ہوں تو روزہ توڑ دیتے ہیں۔۔۔ [اللہ کے رسول نے ان کو بلوایا] تو انہوں نے کہا: اس کی یہ شکایت کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو مجھے مارتے ہیں یہ اس لئے کہ یہ دو سورتیں پڑھتی ہیں جب کہ میں نے اس سے روکا ہے تو اللہ کے رسول نے

کہا لوگوں کے لئے تو ایک ہی سورہ کافی ہے اور پھر انہوں نے کہا اس کی یہ شکایت کہ میرا روزہ توڑ دیتے ہیں یہ روزہ رکھتے چلی جاتی ہے اور میں جوان آدمی ہوں صبر نہیں کر سکتا۔ تو اس وقت اللہ کے رسول نے کہا کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

[ابوداؤد: ۲۳۵۹، السنن: ۲۱۷۲]

شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو اپنے گھر میں نہ داخل ہونے دے۔

عورت کا یہ عمل شوہر کو شک و شبہ میں مبتلا نہیں تو کم سے کم لوگوں میں غلط فہمی پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے یا ممکن ہے کہ اگر داخل ہونے والا اجنبی مرد ہو تو شوہر کی نافرمانی کے ساتھ ساتھ اللہ کی بھی نافرمانی ہو رہی ہے اور داخل ہونے والا کسی بات یا خیانت والی نظر سے گھر میں آگ لگا سکتا ہے۔ لہذا کسی اجنبی کو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر میں نہ داخل ہونے دے۔ جیسا کہ اللہ کے رسول نے فرمایا:

"من خب خادما علی أهلها، فلیس منا، و من أفسد امرأة علی زوجها فلیس منا"

جو کسی خادم کو مالک کے خلاف بگاڑ دے وہ ہم میں سے نہیں، جو کسی عورت کو شوہر کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔ احمد، السنن: ۳۲۴

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے حتیٰ کی مسجد جانے کے لئے بھی۔

اللہ کے رسول فرماتے ہیں:

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ « لَا تَمْنَعُوا

نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنْكُمْ إِلَيْهَا »

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول کو میں نے فرماتے ہوئے سنا۔ کہ تم تمہاری عورتوں کو جب وہ تم سے مسجد میں جانے کے لئے اجازت مانگیں تو اس سے نہ روکو۔

[مسلم: ۱۱۱۷]

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ

إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ »

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول کو میں نے فرمایا تم تمہاری عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے سے نہ روکو۔

[مسلم: ۱۱۲۰]

شوہر کے مال کی حفاظت

وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ

اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر نگہبان ہے اور وہ ان سب کے بارے میں سوال کی جانے والی ہے۔ [بخاری: ۲۵۵۴]

و لا تنفق امرأة شيئا من بيت زوجها إلا بإذن زوجها قيل : و لا الطعام ؟ قال : ذلك

أفضل أموالنا

اور کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر اس کی اجازت کے بغیر کچھ بھی نہ خرچ کرے۔ سوال کیا گیا "کھانا بھی نہیں؟ اللہ کے رسول نے فرمایا: وہ تو ہمارا سب سے بہترین مال ہے۔

(حمّت) عن ابی امامہ۔ قال الشيخ الألبانی: (صحیح) انظر حدیث رقم: 1789 فی صحیح الجامع

عَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا.

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے سے بغیر فساد کے خرچ کرے تو اس کے لئے جو کچھ اس نے خرچ کیا اس کا اجر ہوگا اور اس کے شوہر کو بھی اس کا اجر ملے گا جو کچھ اس نے کمایا تھا اور خازن کے لئے بھی اسی کے مثل ہے اور بعض کا اجر دوسرے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔

[بخاری: ۱۴۲۵]

### عورت اپنا مال بھی شوہر کی اجازت ہی کے ذریعہ خرچ کرے

لا تجوز لامرأة هبة في مالها إلا بإذن زوجها إذا ملك زوجها عصمتها .

کوئی عورت اپنے مال سے اپنے شوہر جو کہ اس کی عصمت کا مالک ہو گیا ہے اس کی اجازت کے بغیر تحفہ نہیں دے سکتی۔

(حمّن) عن ابن عمر (هـ) عن كعب بن مالك . تحقيق الألبانی (صحیح) انظر حدیث رقم: 7238 فی صحیح الجامع

لا يجوز لامرأة أمر في مالها إذا ملك زوجها عصمتها .

کوئی عورت اپنے مال سے کوئی کام نہیں کر سکتی جب کہ اس کا شوہر اس کی عصمت کا مالک ہو گیا ہو۔

(دک) عن ابن عمر (هـ) تحقيق الألبانی (صحیح) انظر حدیث رقم: 7625 فی صحیح الجامع

ليس للمرأة أن تنتهك شيئاً من مالها إلا بإذن زوجها .

کوئی عورت اپنے مال سے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ بھی خرچ نہ کرے۔

(طب) عن عائشة . تحقيق الألبانی (صحیح) انظر حدیث رقم: 5424 فی صحیح الجامع .

### شوہر سے اس کی طاقت سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے

"إن أول ما هلك بنو إسرائيل أن امرأة الفقير كانت تكلفه من الثياب أو الصيغ أو قال :

من الصيغة ما تكلف امرأة الغني ، فذكر امرأة من بني إسرائيل كانت قصيرة

پیشک سب سے پہلا سبب جو بنو اسرائیل کی ہلاکت کا سبب بنا کہ غریب آدمی کی عورت بھی انہی کپڑوں اور زیورات کا تکلف کرتی تھی جن کا امیر کی بیوی تکلف کیا کرتی تھی۔

[السلسلة الصحيحة: ۵۹۱]

كان يمنع أهله الحلية و الحرير و يقول : إن كنتم تحبون حلية الجنة و حريرها  
فلا تلبسوها في الدنيا " .

اللہ کے رسول اپنے گھر والوں کو زیورات اور ریشم کو پہننے سے منع کرتے اور کہتے اگر تم جنت کے زیورات اور ریشم چاہتی ہو تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔  
[قال الألبانی فی "السلسلة الصمیه" 1 / 597، سنن نسائی: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ]

## شوہر کی ہر حال میں شکر گزار رہے

" لا ينظر الله إلى امرأة لا تشكر لزوجها ، و هي لا تستغني عنه " .  
اللہ کسی ایسی عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہ ہو حالانکہ وہ اس کے بغیر بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ [السلسلة الصمیه: ۲۸۹]  
" إياكن و كفر المنعمين ، فقلت : يا رسول الله و ما كفر المنعمين ؟ قال : لعل  
إحداكن تطول أيمتها من أبويها ، ثم يرزقها الله زوجها و يرزقها منه ولدا ، فتغضب  
الغضب فتكفر فتقول : ما رأيت منك خيرا قط " .

تم احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچو، میں نے کہا اے اللہ کے رسول احسان کرنے والوں کی ناشکری کیا ہے؟ اللہ کے رسول نے فرمایا: جب تم  
میں سے کسی کے والدین انتقال کر جاتے ہیں پھر اللہ انہیں شوہروں سے نوازتا ہے اور اس سے ایک بچہ عنایت فرماتا ہے اور جب وہ غصہ میں آ جاتی  
ہے تو ناشکری کرتے ہوئے کہتی ہے میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔  
[السلسلة الصمیه: ۸۲۳: الادب المفرد: صحیح]  
عید کے موقع پر عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے:

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ قَالَ  
تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ

اللہ کے رسول نے کہا: اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ کیا کرو اس لئے کہ میں نے تم کو جہنم میں سب سے زیادہ دیکھا ہے۔ عورتوں نے کہا: کس  
وجہ سے؟ اے اللہ کے رسول: فرمایا: تم لعن طعن بہت زیادہ کرتی ہو اور شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو۔  
[بخاری: ۱۴۶۲]

## شوہر کی خدمت کرے

عن ابن أبي مليكة ان أسماء قالت : كنت أخدم الزبير زوجها و كان له فرس كنت أسوسه  
و لم يكن شيء من الخدمة أشد على من سياسة الفرس فكنت احتش له وأقوم عليه وأسوسه  
وارضخ له النوى قال ثم انما أصابت خادما أعطاه رسول الله صلى الله عليه و سلم قالت

فكفتني سياسة الفرس فألقت عني مئونة

تعلق شعیب الأرئوط : إسناده صحیح علی شرط الشیخین

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں زبیر جو کہ ان کے شوہر تھے کی خدمت کیا کرتی تھی اور ان کا ایک گھوڑا تھا میں اس کی دیکھ ریکھ کیا کرتی تھی حالانکہ گھوڑے کی دیکھ ریکھ سے زیادہ بھاری میرے اوپر اور کوئی خدمت کی چیز نہ تھی میں اس کے لئے چارہ مہیا کرتی اس کی دیکھ بھال کرتی اور اس کے لئے بیچ کا انتظام کرتی راوی کہتے ہیں پھر انہیں ایک خادم ملا جو اللہ کے رسول نے انہیں عطا کیا تھا کہتی ہیں لہذا وہ گھوڑے کی دیکھ بھال کے لئے مجھے کافی ہو گیا لہذا اس نے میری ذمہ داری کو کم کر دیا۔

[احمد: ۶: ۳۵۲]

شوہر کے والدین اور بہنوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے

شوہر کے والدین اور بہنوں کی عزت و تکریم خود شوہر کی عزت و تکریم کا حصہ ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک شوہر کا سب سے بڑا فریضہ ہے لہذا بیوی کو چاہیے کہ ہر نیکیوں کی طرح شوہر کی اس فریضہ میں بھی اس کا ساتھ دے۔

بچوں کی رضاعت اور پرورش

ثم انطلق بي فإذا أنا بنساء تنهش ثديهن الحيات قلت ما بال هؤلاء قيل هؤلاء يمنعن أولادهن  
ألبانهن

پھر وہ فرشتے مجھے لے کر عورتوں کے پاس گئے جن کے سینوں کو سانپ نوچ رہے تھے، میں نے کہا ان کا کیا معاملہ ہے: کہا گیا کہ یہ عورتیں اپنے بچوں کو اپنے دودھ سے محروم رکھتی تھیں۔

[صحیح الترغیب والترہیب: ۲۳۹۳]

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (حکم) اس شخص کے لئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے۔ [بقرہ: ۲۳۳]

صبر و شفقت کے ساتھ بچوں کی پرورش

- عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

" لا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى

خَدَمِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ؛ لَا تَوَافَقُوا مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاعَةً

يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ؛ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ."

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: تم اپنے آپ پر بددعا نہ کرو اور نہ ہی اپنی اولاد پر بددعا کرو اور نہ ہی اپنے خادموں پر بددعا کرو اور نہ ہی اپنے اموال پر بددعا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی جانب سے دعا کی قبولیت کا وقت ہو اور وہ تمہاری بددعا قبول کر لے۔  
[ابوداؤد: صحیح ابی داؤد: ۱۳۷۱: صحیح]